

مولانا ابن الحسن عباسی

مدیر ماہنامہ ”وفاق المدارس“ استاد جامعہ فاروقیہ کراچی

خطبات حکیم الاسلام

حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی محتاج تعارف نہیں وہ ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کے نصف صدی تک صدر و مہتمم رہے، انہوں نے اپنے دور میں دارالعلوم کو ترقی و شہرت کے بام عروج تک پہنچایا، ان کا دور دارالعلوم دیوبند کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ اسی دور میں دارالعلوم کا فیض ہندوستان کے کونے کونے سے لیکر دنیا کے مختلف خطوں میں پھیلا اور اس دور میں دارالعلوم سے نکلنے والے رجال کار نے ایک عالم کو سیراب کیا۔

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال عالم دین، ایک مدبر رہنما و منتظم اور خود اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسرے اوصاف کے ساتھ ساتھ قوت بیان کا وصف بھی عطا فرمایا تھا۔ وہ ایک شیریں بیان خطیب و واعظ اور دل کی گہرائیوں تک اپنی آواز اتارنے والے مبلغ و داعی تھے، وہ دھیمے اور سبک رفتار اسلوب میں سچائیوں اور صداقتوں کے دریا بہاتے اور دلوں کے خشک کھیتوں کو سیراب کرتے چلے جاتے، ان کے اس وصف سے متعلق حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو خطابت کا خاص ذوق، زبان و بیان کا خاص انداز اور افہام تفہیم کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا، اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں بلا تکلف خطاب فرماتے تھے، زبان ایسی صاف اور شستہ اور جملے ایسے نپے تلے کہ گویا سامنے کتاب رکھی ہے اور اس کی عبارت پڑھ کر سنار ہے ہیں۔ حقائق و واقعات کی ایسی منظر کشی فرماتے تھے گویا واقعہ متحمل ہو کر سامعین کے سامنے کھڑا ہے، شریعت کے اسرار و حکم اور طریقت و حقیقت کے رموز و لطائف اس طرح بیان فرماتے تھے گویا دریائے علم و معرفت کا بند ٹوٹ گیا ہے، اور علوم و وحیہ کا طوفان اٹھ آیا ہے۔ حضرت مرحوم نے اپنے ساتھ بیسٹھ سالہ علمی دور میں خدا جانے ہزاروں مرتبہ خطاب کیا ہوگا اور بعض اوقات ایک ایک دن کئی کئی مرتبہ انہیں تقریر و خطابت کی نوبت بھی آئی لیکن ان کی ہر تقریر کا موضوع منفرد ہوتا تھا، اور جس موضوع کو بھی چھیڑتے اس میں لطائف و اسرار کے ایسے گل و لالہ بکھرتے کہ حقائق و

معارف کے چمنستان میں نئی بہار آ جاتی۔ ان کے علوم اکتسابی سے زیادہ وہی تھے۔ مشکل سے مشکل مسائل کو بلا تکلف سامعین کے ذہن میں اُڑیل دینا اور بات بات میں نکتہ پیدا کرنے میں انہیں یہ طوطی حاصل تھا۔ ایک موقع پر یہ مضمون ارشاد فرما رہے تھے کہ مطالب و معانی کو صرف الفاظ سے ہی نہیں ادا کیا جاتا بلکہ لب و لہجہ اور اندازِ تکلم سے بھی الفاظ میں معنی بھرے جاتے ہیں، اور اس کی مثال میں اردو کا ایک فقرہ ”کیا بات ہے؟“ پیش کیا کہ یہ انکار کے لئے بھی ہے اور اقرار کے لئے بھی، استفہام کے لئے بھی ہے اور اخبار کے لئے بھی، داد و تحسین کے لئے بھی ہے اور تحقیر و تہقیر کے لئے بھی، شاباش اور آفرین کے لئے بھی ہے اور زبردستی و قہر کے لئے بھی۔ الغرض مسلسل ایک گھنٹہ تک ”کیا بات ہے؟“ کی تشریح ہوتی رہی اور حضرت مرحوم اس کے ہر مفہوم کو لب و لہجہ کی تہذیبی سے سمجھاتے رہے، اور مجمعِ سحر بیان سے عیش و عشرت کر رہا تھا۔ حضرت مرحوم کی بعض تقریریں وقتاً فوقتاً شائع بھی ہوتی رہیں۔ حال ہی میں عزیز محترم مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری سلمہ (خلیب مسجد غفوریہ، حسن پروانہ کالونی ملتان) نے حضرت کی تقریروں کی کیشیں فراہم کر کے ”خطبات حکیم الاسلام“ کے نام سے تین ضخیم جلدیں مرحب کی ہیں اور اگر یہ محنت و جستجو جاری رہی اور حضرت کی جتنی تقریریں محفوظ کر لی گئیں ہیں وہ سب شائع کر دی گئیں تو امت کے لئے حقائق و معارف اور ”کلماتِ طبابت“ کا ایک عظیم ذخیرہ فراہم ہو جائے گا۔“ (شخصیات و تاثرات، جلد ۱، صفحہ: ۲۱۵)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کے اسی وصفِ بیان کے بارے میں حضرت مولانا

مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں:

”جہاں تک وعظ و خطابت کا تعلق ہے، اس میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا عجیب و غریب ملکہ عطا فرمایا تھا کہ اس کی نظیر مشکل سے ملے گی، بظاہر تقریر کی عوامی مقبولیت کے جو اسباب آج کل ہوا کرتے ہیں، حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں وہ سب مفقود تھے، نہ جوش و خروش، نہ فقرے چست کرنے کا انداز، نہ تکلف لسانی، نہ لہجہ اور ترنم، نہ خلیبانہ ادائیں، لیکن اس کے باوجود وعظ اس قدر موثر، دلچسپ اور مسحور کن ہوتا تھا کہ اس سے عوام اور اہل علم دونوں یکساں طور پر محفوظ اور مستفید ہوتے تھے، مضامین اونچے درجے کے عالمانہ اور عارفانہ، لیکن اندازِ بیان اتنا سہل کہ سنگلاخ مباحث بھی پانی ہو کر رہ جاتے۔ جوش و خروش نام کو نہ تھا، لیکن الفاظ و معانی کی ایک نہر سلسبیل تھی جو یکساں روانی کے ساتھ بہتی، اور قلب و دماغ کو نہال کر دیتی تھی، ایسا معلوم ہوتا کہ منہ سے ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتی جھڑ رہے ہیں، ان کی تقریر میں سمندر کی طغیانی کے

بجائے ایک ہادقار دریا کا ٹھہراؤ تھا جو انسان کو زیر و زیر کرنے کے بجائے دھیرے دھیرے اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا تھا۔

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مخالف فرقوں کی تردید کو اپنی تقریر کا موضوع کبھی نہیں بنایا، لیکن نہ جانے کتنے پھٹکے ہوئے لوگوں نے ان کے مواعظ سے ہدایت پائی، اور کتنے غلط عقائد و نظریات سے تاب ہوئے۔ لاہور میں ایک صاحب، علماء دیوبند کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے سے بہت متاثر اور علماء دیوبند سے بری طرح برگشتہ تھے، طرح طرح کی بدعات میں مبتلا، بلکہ ان کو کفر و ایمان کا معیار قرار دینے والے، اتفاق سے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے، اور وہاں ایک مسجد میں آپ کے وعظ کا اعلان ہوا، یہ صاحب خود سناتے ہیں کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ ان کے وعظ میں اس نیت سے پہنچا کہ انہیں اعتراضات کا نشانہ بناؤں گا، اور موقع ملا تو اس مجلس کو خراب کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اول تو ابھی تقریر شروع بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معصوم اور پر نور چہرہ دیکھ کر ہی اپنے عزائم میں زلزلہ سا آگیا، دل نے اندر سے گواہی دی کہ یہ چہرہ کسی بے ادب، گستاخ یا گمراہ کا نہیں ہو سکتا، پھر جب وعظ شروع ہوا اور اس میں دین کے جو حقائق و معارف سامنے آئے تو پہلی بار اندازہ ہوا کہ علم دین کسے کہتے ہیں؟ یہاں تک کہ تقریر کے اختتام تک میں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آگے موسم ہو چکا تھا، میں نے اپنے سابقہ خیالات سے توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ نے بزرگان دین کے بارے میں ایسی بدگمانیوں سے نجات عطا فرمائی۔ برصغیر کا تو شاید ہی کوئی گوشہ ایسا ہو جہاں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آواز نہ پہنچی ہو، اس کے علاوہ افریقہ، یورپ، اور امریکہ تک آپ کے وعظ و ارشاد کے فیوض پھیلے ہوئے ہیں اور ان سے نہ جانے کتنی زندگیاں میں انقلاب آیا۔“ (نقوش رفیعان: صفحہ ۱۹۳)

اللہ جل شانہ اپنے نیک بندوں کے آثار و خدمات کی حفاظت کے لئے لوگوں کو سخر کر دیتے ہیں اور وہ ان آثار و خدمات کی حفاظت کیلئے اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو وقف کر دیتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے مدیر و مہتمم ہونے کی حیثیت سے حضرت حکیم الاسلام کو دنیا کے مختلف خطوں میں جانے اور وہاں دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی صدا لگانے کا موقع ملا، ان کے یہ خطبات و مواعظ کہیں قلم و قریطاس کے ذریعے اور کہیں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے محفوظ ہوتے رہے۔

حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری مدظلہ کے دل میں اللہ جل شانہ نے ان مواعظ و خطبات کو جمع کرنے

اور کتابی شکل میں لانے کا داعیہ پیدا فرمایا اور انہوں نے اس کام کے لئے اپنی زندگی کے ماہ و سال وقف کئے، وہ قرآن کریم کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ برسوں اس عظیم کام میں لگے رہے اور یوں امت کے لئے حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات و مواظع کا قیمتی اثاثہ محفوظ کر گئے..... حقیقت یہ ہے کہ حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ خطبات، اسلام کے عقائد و عبادات، معاشرت و معیشت، اخلاق و اعمال، تہذیب و تمدن اور تاریخ و روایات کی تشریحات و حکمتوں کا گنج ہائے گراں مایہ ہیں.....

مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری صاحب صاحب کی مرتب کردہ ان خطبات کی اب تک شائع ہونے والی جلدوں میں مندرجہ ذیل ایک سو بیس خطبات و موضوعات آگئے ہیں:

1..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد اول..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① محمد بن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ تک ② مقام نبوت اور اس کے آثار و مقاصد ③ کتاب خداوندی اور شخصیات مقدسہ ④ معجزہ علمی ⑤ جہلائے عرب سے مقام صحابیت تک ⑥ قرآن حکیم کی عملی تفسیر ⑦ حظ و طیبہ ⑧ فلسفہ علم ⑨ وعظ یوسفی

2..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد دوم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① معارف القرآن ② رحمۃ للعالمین ③ بیت اللہ اکرم ④ عبادت و خلافت ⑤ اخلاص فی الدین ⑥ محبت صالح ⑦ راہ نجات ⑧ راہ اعتدال ⑨ مقصد حیات ⑩ فلسفہ موت ⑪ اسلام میں تصور آخرت ⑫ فضیلت یوم الجمعہ ⑬ سنت حضرت خلیل علیہ السلام ⑭ حقیقت نکاح۔

3..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد سوم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① ذکر اللہ ② معرفت باری تعالیٰ ③ رضائے الہی ④ طریق اصلاح ⑤ تعارف اہل حق ⑥ تسکین فطرت ⑦ ادب اور اختلاف رائے ⑧ حقوق مایہ ⑨ خطبہ طیبہ۔

4..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد چہارم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① مقصود بعثت ② یا حق ③ نبوت و ملکیت ④ ثمرات علم ⑤ عمل صالح ⑥ انسانی زندگی کا نصب العین ⑦ پرسکون زندگی ⑧ سیرت اور صورت ⑨ شعب الایمان ⑩ تعلیم و تبلیغ ⑪ تبلیغی جماعت اور اصلاح ⑫ جماعتی تبلیغ ⑬ فضیلت النساء ⑭ پیغام ہدایت ⑮ فکر اسلامی کی تشکیل جدید ⑯ اسلامی تمدن ⑰ درس ختم بخاری ⑱ اظہار تشکر۔

5..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد پنجم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① شان بعثت ② عناصر سیرت ③ اسلام عالمی مذہب ہے ④ انسانی فضیلت کا راز ⑤ مقصد نعمت و مصیبت ⑥ افادات بخاری (حصہ اول) ⑦ افادات بخاری (حصہ دوم)

6..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ششم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ① علمی معجزہ ② خلافت

تجوید ۲) نجوم ہدایت ۳) آواز بخاری ۴) تعلیم و تدریس ۵) تاثیر الاعمال ۶) آداب دعاء ۷) الہامی ادبہ اور اس کے فضلاء کی تنظیم ۸) سائنس اور اسلام۔

7..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ہفتم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) خطبہ استقبالیہ اجلاس صد سالہ دارالعلوم دیوبند ۲) اساس توحید ۳) حج بین الاقوامی عبادت ۴) اہمیت تزکیہ ۵) جواہر انسانیت ۶) ملت اسلامیہ کا الیہ اور اس کا علاج ۷) تعلیم نسواں ۸) افادات علم و حکمت۔

8..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ہفتم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں خطاب ۲) مقرر اسلامی قاہرہ میں خطاب ۳) عالمی مقرر اسلامی قاہرہ سے واپسی پر خطاب ۴) تقسیم فلسطین اور اسرائیل کے وجود پر مسلمانان ہندوستان کے دلی جذبات کا اظہار ۵) مذہب اور سیاست ۶) مسلم پرسنل لاء ۷) اسلام اور آزادی ۸) عروج و زوال ۹) تینوں امرا کش کی جدوجہد آزادی ۱۰) آئینہ خدمت حمیدہ علمائے ہند ۱۱) نصاب تعلیم کی تدوین ۱۲) تصویر سازی کی مذہبی اور تمدنی حیثیت ۱۳) اشتراک مذہب ۱۴) دنیا و آخرت ۱۵) عالم صفر ۱۶) افادات علم و حکمت۔

9..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد نہم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) اساسی عبادات ۲) اہمیت نماز ۳) رمضان اور اس کے مقاصد و برکات ۴) فضیلت تقویٰ ۵) اسلام میں عید کا تصور ۶) محبت و معیت ۷) تعلیم جدید ۸) مرکز سعادت ۹) امتیاز دارالعلوم ۱۰) آزادی ہند کا خاموش رہنما ۱۱) اکادمی دیوبند اور آزادی ہند ۱۲) حدیث پاکستان ۱۳) امارت شریعہ ۱۴) الواعظ ۱۵) اظہار تعزیت ۱۶) جامع مذہب ۱۷) افادات علم و حکمت۔

10..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد دہم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) نبی امی علیہ الصلوٰۃ و السلام ۲) راہنمائے انقلاب ۳) عظمت حفظ ۴) آل آٹھ یا احناف کا نفرنس سے خطاب ۵) اسلامی آزادی کا مکمل پروگرام ۶) تکمیل انسانیت ۷) حضرت نالوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۸) افادات علم و حکمت۔

11..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد یازدہم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) فلسفہ نماز ۲) تفسیر سورۃ ملک ۳) افادات علم و حکمت۔

12..... خطبات حکیم الاسلام۔ جلد ہفتم..... اس مجموعہ میں درج ذیل خطبات شامل ہیں: ۱) تفسیر سورہ قلم ۲) آثار محبت ان خطبات کو جمع و مرتب کرنے اور شائع کرنے میں مولانا قاری اور لیس صاحب نے ربع صدی محنت کی، حضرت قاری ہوشیار پوری صاحب ہمارے بزرگ استاد حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں، مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنی کے شاگرد اور دارالعلوم کراچی کے ہر دل عزیز استاد تھے، وہ ہر فن کے ماہر سمجھے جاتے تھے، مجھ کا کارہ پر ان کی خصوصی نظر شفقت اس لئے تھی کہ ان کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولوی حبیب الرحمن بکراچی کی جماعت میں میرے ساتھ تھے، ایک بار نماز مغرب کے بعد جب مسجد

میں ٹھکرار کی جماعتیں لگ گئیں تو حضرت تشریف لائے، مجھے بلا کر فرمایا:..... ”ہم عمرے کے لئے جا رہے ہیں، آپ حبیب کے ساتھ محنت کریں، ہم آپ کے لئے وہاں جا کر دعا کریں گے.....“ ان کا یہ جملہ آج تک کانوں میں رس مگھول رہا ہے اور جو تھوڑی بہت خدمتِ دین کی توفیق مل رہی ہے، یقین ہے کہ یہ ان رجالِ باصفا اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے!

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات و مواعظ میں احادیث و روایات کا بھی ایک بڑا ذخیرہ پایا جاتا ہے، وعظ و فصاحت اور تقریر و خطابت میں عموماً احادیث کریمہ کی صحت کے اس معیار کو بسا اوقات برقرار نہیں رکھا جاسکتا جس کا محدثین کرام اہتمام کرتے ہیں اور خود حضرات محدثین کے نزدیک فضائل کے باب میں بعض شرطوں کے ساتھ ضعیف احادیث کو بھی بیان اور ذکر کیا جاسکتا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات میں اس طرح کی احادیث پائی جاتی ہیں، احقر نے چند سال قبل جب ان خطبات کا مطالعہ کیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان موثر خطبات و مواعظ کی احادیث کریمہ کی تخریج اصل مصادر اور مراجع سے ہونی چاہئے۔ بعض احادیث موضوع ہوتی ہیں، واصلین ان کو بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ کسی صحابی یا تابعی کے قول کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے پیش کر دیا جاتا ہے، علم حدیث کی اصطلاح میں یوں کہنے کہ کسی حدیث موقوف یا مقلوع کو حدیث مرفوع کی صورت میں بیان کر دیا جاتا ہے۔ عام خطباء اور مقررین کو ان احادیث کی تحقیق و مراجعت کا موقع نہیں ملتا اس لئے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطبات و تقریروں میں بیان کردہ احادیث و روایات کے محدثانہ طرز و معیار پر تحقیق ہو جائے، اصل مراجع و مصادر سے ان کے حوالے نقل کئے جائیں اور ان روایات کی صحت و ضعف کی حاشیہ میں وضاحت کر لی جائے اور اگر کوئی حدیث موضوع ہے تو اس کی بھی نشاندہی ہو جائے تاکہ منبر و محراب کے منصب کے حاملین، ان احادیث و روایات کو ان کی اصل حیثیت کی روشنی میں بیان کریں..... حضرت حکیم الاسلام کے ان خطبات کو اللہ جل شانہ نے بڑی مقبولیت عطا فرمائی ہے اور برصغیر کے علاوہ اردو دنیائے اسلام میں یہ بکثرت پڑھے اور سنے جاتے ہیں، اس وقت دنیا کے اکثر خطوں میں دین اسلام کا جو کام ہو رہا ہے واسطہ بالواسطہ، اس میں ازھر ہند دارالعلوم دیوبند کا فیض شامل ہے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے جنوب تک دارالعلوم دیوبند کے فضلاء اور متعلمین کا ایک جال بچھا ہوا ہے، وہ مدارس و مکاتب، مساجد و خانقاہوں، جہاد و ابلاغ اور دعوت و تبلیغ کی جماعتوں اور مراکز کی شکل میں دین کی مختلف جہتوں پر کام کر رہے ہیں، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس دارالعلوم دیوبند کے نصف صدی تک روح و رواں رہے ہیں، انہوں نے یہ خطبات بھی دنیا کے مختلف حصوں میں ارشاد فرمائے ہیں اور اللہ جل

برادر محترم عبدالصبور صاحب کو اللہ جل شانہ نے جدید طباعتی تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے اکابر کی کتابیں چھاپنے اور عام کرنے کا ذوق عطا فرمایا ہے، خطبات حکیم الاسلام پر تخریج احادیث و روایات کی تحقیق کی ضرورت کو جب میں نے محسوس کیا تو ان سے کہا کہ اس عظیم کتاب کا تخریج و تحقیق شدہ ایڈیشن لانے کی ضرورت ہے، یہ آج سے تقریباً بارہ تیرہ سال قبل کی بات ہے انہوں نے اس کے لئے عزم کیا اور مختلف محقق علمائے کرام سے ان خطبات کی تخریج و تحقیق کرائی اور اس پر انہوں نے زر کثیر صرف کیا، وہ مستقل میرے رابطے میں رہے اور ہونے والا کام بھی مجھے دکھاتے رہے، درمیان میں کچھ رکاوٹیں بھی پیش آئیں اور زندگی کے جھیلے کام کی رفتار کو روکتے رہے لیکن ہلا خریہ کام الحمد للہ مکمل ہو گیا اور ان بلیغ و عظیم خطبات کا تخریج شدہ ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کے ساتھ آگیا:

1..... ان خطبات میں موجود تمام احادیث و روایات کی اصل مراجع سے تخریج کردی گئی ہے۔

2..... ان روایات کی صحت و ضعف کی حاشیہ میں وضاحت کردی گئی ہے۔

3..... بعض احادیث زبان زد عام ہیں لیکن وہ موضوع ہیں، ان خطبات میں بھی کہیں ایسی احادیث آگئی ہیں تو ان کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔

4..... کسی حدیث موقوف یا مقطوع کو حدیث مرفوع کے طور پر بیان کیا گیا ہے تو اس کی بھی وضاحت کردی گئی ہے۔

5..... تمام احادیث پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگادیئے گئے ہیں تاکہ تلفظ میں غلطی کا امکان کم ہو۔

6..... ان خطبات میں جتنی قرآن پاک کی آیات ذکر کی گئی ہیں ان سب کی تخریج (یعنی سورت و آیت نمبر کی وضاحت)..... کردی گئی ہے۔

7..... تمام قرآنی آیات پر اعراب لگادیئے گئے ہیں۔

8..... متن کی تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے اور اس کے پر وف مختلف علماء سے متعدد بار پڑھوائے گئے ہیں۔

اللہ جل شانہ اس محنت کو قبول فرمائے، ان خطبات کا نفع عام اور تمام فرمائے اور اسے سب محنت کرنے والوں کے لئے اس دن کا ذخیرہ بنائے جس دن نہ مال و زر کے انبار کام آئیں گے، نہ دوست و احباب اور اولاد و اتحاد کا

ہجوم..... یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سلیم.

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

☆.....☆.....☆